مولانا قاضی اطہر مبارک پوری

عہد نبوی ؐ کی چند یادگار تحریریں

عہد نبوی ؐ میں اگرچہ دیوان الانشاء کا باقاعدہ قیام نہیں ہوا تھا مگر تمام چھوٹے بڑے اہم معاملات تحریری شکل میں انجام پاتے تھے۔ اور ان تحریروں کو محفوظ رکھا جاتا تھا۔ اس کام کے لئے عام کاتبوں کے علاوہ چند مخصوص کاتب مقرر تھے جو مفوضہ خدمات کو بہ احسن خوبی انجام دیتے تھے۔

جہشیاری نے کتاب الوزراء والکتاب میں "اسماء من ثبت علی کتابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے عنوان سے ان کے نام اور ان سے متعلق شعبۂ کتابت کو تفصیل سے بیان کیا ہے [۱]

عہد نبوی کی تحریروں کی اہمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاتبوں سے وحی کے علاوہ عہد نامے، صلح نامے، امان نامے، قطائع نامے اور اسی طرح کے دوسرے تمسکات ادا کراتے تھے۔ پھر ان کو سن کر ان کی تصدیق و توثیق فرماتے تھے۔ اس لئے ایسی تمام تحریریں وحی الٰہی کے بعد بڑی اہمیت رکھتی ہیں اور ان کے مستند و معتبر ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ان کی صحت و اہمیت کا اندازہ امام محمد بن سیرین متوفی ۱۱۰ھ کے اس قول سے ہوتا ہے:-

لو کنت متخذاً کتاباً لاتخذت رسائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم [۲]

اگر میں احادیث کو کتابی شکل میں جمع کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط و رسائل کو ضرور جمع کرتا۔

امام ابن سیرین حفظ حدیث کے مقابلہ میں کتابت حدیث کے حق میں نہیں تھے۔ ان تحریروں میں بہت سی بعد میں کئی صدیوں تک محفوظ و موجود رہیں اور جب احادیث اور سیر و مغازی کی تدوین کا دور آیا تو ان سے کام لیا گیا، بلکہ آج تک ایسی تحریریں موجود ہیں۔ خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی مکتوبات مختلف مقامات میں محفوظ ہیں۔ اس وقت ہم عہد نبوی ؐ کی چند ایسی یادگار تحریروں کی نشان دہی کر رہے ہیں جو مختلف قبائل اور افراد کے پاس خاندان در خاندان محفوظ رہیں اور احادیث کی تدوین خاص طور سے سیر و مغازی کی تدوین کے لئے ابتدائی تحریری سرمایہ ہیں

---

[۱] کتاب الوزراء والکتاب ورق ۹ (طبع دینا) [۲] طبقات ابن سعد ج ۷، ص ۱۹۴ (بیروت)

بڑی اہم ثابت ہوئیں۔

امام ابوجعفر کے پاس صحیفۂ نبویؐ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ابوجعفر محمد الباقر متوفی ۱۱۴ھ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحیفہ تھا جو آپ کی تلوار کے قبضہ میں پایا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں :۔

وجد فی قائم سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیفۃ فیہا مکتوب الخ [۱]	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ میں ایک صحیفہ پایا گیا جس میں لکھا تھا کہ الخ

مغازی کے مشہور عالم مجالد بن سعید بن عمیر ہمدانی کوفی متوفی ۱۴۴ھ کے دادا عمیر ذو مرّان ہمدانی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتی مکتوب روانہ فرمایا تھا جو قبیلہ بنو ہمدان میں محفوظ تھا۔ اور مجالد بن سعید نے اس کی زیارت کی تھی ان کا بیان ہے :۔

کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جدی عندنا [۲]	میرے دادا کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ہمارے پاس موجود ہے۔

عامر بن ہلال متعی کے نام نامہ مبارک

قبیلہ بنو عیسیٰ بن صبیب کے ایک سردار ابو سیارہ عامر بن ہلال متعی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ مبارک بھیجا جو ان کے خاندان میں موجود تھا ابن ابی حاتم کا بیان ہے

والکتاب عند بنی عمّ المتعیین [۳]	یہ مکتوب عامر بن ہلال کے چچا کے لڑکوں کے پاس بنو متع میں موجود ہے۔

جابر بن ظالم طائی کے نام ایک تحریر

قبیلہ بنو طے کے جابر بن ظالم خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر عنایت فرمائی جو ان کے خاندان میں محفوظ تھی۔

وکتب لہ کتاباً ھو عند اھلہ بالجبلین [۳]	آپؐ نے ان کے لئے ایک تحریر لکھی جو بنو طے کے پاس اجار اور سلمیٰ دونوں پہاڑوں میں موجود ہے

ابن حجر اور سمعانی نے بھی اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :۔

فد الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم و کتب لہ کتابا فھو عندھم [۴]	جابر بن ظالم خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر دی جو ان کے خاندان میں موجود ہے۔

---

۱ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۷۱ ۲ المعارف ابن قتیبہ ص ۲۲۴ ۳ کتاب الجرح التعدیل ج ۳ ص ۳۲۸
۴ طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۸۰

سعید بن عداء فریعی کے نام مکتوب

سعید بن عدّاء فریعی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ نے ایک مکتوب بھیجا تھا یہ مکتوب ان کی اولاد نے بحفاظت رکھا۔ عبداللہ بن یحییٰ بن سلیمان نے اس کو دیکھا تھا۔ ان کا بیان ہے :۔

اراني ابن لسعيد بن عداء كتابا	سعید بن عداء کے لڑکے نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ
من رسول الله صلى الله عليه وسلّم[1]	علیہ وسلم کا مکتوب دکھایا۔

قبیلہ بنی عقیل کے نام ایک تحریر

قبیلہ بنی عقیل بن کعب کے تین افراد ربیع بن معاویہؓ ۔ مطرف بن عبداللہؓ اور انسؓ بن قیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسلام لائے اور اپنے قبیلہ کی طرف سے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ آپ نے ان کو بنی عقیل کا علاقہ عقیق عطا فرمایا اور اس کے لئے سرخ چمڑے پر ایک تحریر لکھ دی۔

فكان الكتاب في يد مطرف[2]	یہ مکتوب مطرف بن عبداللہ کے پاس تھا۔

اس مکتوب کا پورا متن طبقات ابن سعد میں منقول ہے۔

ایک بدوی کے نام ایک تحریر

جہضم بن ضحاک کا بیان ہے کہ مجھ کو بادیہ میں ایک شخص ملا۔ اس نے بتایا کہ میں نے بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ کو دیکھا ہے، آپ نہایت حسین و جمیل تھے، پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر دکھائی جو اس کے چچا کی جاگیر سے متعلق تھی۔

فاخرج الينا كتابًا فاذا فيه	اس نے ہمارے سامنے ایک مکتوب پیش کیا جس
هذا ما قطع النبيّ صلى الله عليه و	میں تھا کہ یہ جاگیر اس کے چچا فلاں بن فلاں کو رسول اللہ
سلم فلان بن فلان يعني عمّه[3]	صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت کی ہے۔

رقاد بن عمرو کے نام ایک تحریر

قبیلہ جعد بن کعب سے رقاد بن عمرو خدمتِ نبویؐ میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام فلج میں ایک جاگیر عطا فرما کر اس کے بارے میں تحریر لکھ دی جو ان کے خاندان میں محفوظ تھی

و اعطاء رسول الله صلى الله عليه و	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام فلج
سلم بالفلج ضيعةً وكتب له	میں ایک جائداد دے کر تحریر دے دی جو قبیلہ
كتابًا و هو عندهم[4]	جعد بن کعب کے پاس موجود ہے۔

بنی زہیر بن اقیش کے نام مکتوب

قبیلہ عکل کی شاخ بنی زہیر بن اقیش سے نمر بن تولب شاعر نے خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذریعہ بنو زہیر بن اقیش کو ایک مکتوب روانہ فرمایا جو اس قبیلہ کے پاس موجود تھا۔ ابو العلاء یزید ابن عبداللہ بن شخیر بصری متوفی ۱۰۸ھ کا بیان ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ج ص ۲۹۲ [2] ایضاً ص ۳۰۲ [3] تاریخ کبیر ج ا ص ۳۳۲ [4] طبقات ابن سعد ج ا ص ۳۰۳

اتانا رجل من عکل و معه کتاب من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم فی قطعة جواب کتبه لهم من محمد رسول اللّٰه الی بنی زهیر بن اقیش له

ہمارے یہاں قبیلہ عکل کا ایک شخص آیا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مکتوب چمڑے کے ٹکڑے پر تھا جس کو آپ نے بنو زہیر بن اقیش کے لئے یوں لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کے نام الخ

بنی زہیر بن اقیش کے اس مکتوب نبوی کا ذکر متعدد کتابوں میں معمولی فرق کے ساتھ موجود ہے۔

المنتقی لابن جارود اور جمع الفوائد میں یزید بن عبداللہ بن شخیر کا بیان ہے کہ ہم لوگ بصرہ کے مقام مربد میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ ہمارے پاس ایک اعرابی آیا جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر ہے۔ میں نے یہ تحریر لے کر اپنے ساتھیوں کو سنائی۔ اس کی ابتدا یوں تھی۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول اللّٰه لبنی زهیر بن اقیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ تحریر محمد رسول اللہ کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لئے ہے الخ

ہم نے اس اعرابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے کو کہا، تو اس نے ایک حدیث بیان کی۔ میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولوں گا؟ یہ کہہ کر وہ ہمارے ہاتھ سے مکتوب لے کر چلا گیا[1]

اور ابو عبید قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں یزید بن عبداللہ بن شخیر سے یوں روایت کی ہے کہ ہم لوگ مقام مربد میں تھے۔ مطرف بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آیا جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے ہم سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی پڑھنا جانتا ہے؟

ہم نے کہا، ہاں! تو اس نے وہ ٹکڑا ہم کو دیا جس میں لکھا ہوا تھا:-

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم
من محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم لبنی زهیر بن اقیش من عکل، انکم ان شهدتم ان لا اله الا اللّٰه و اقمتم الصلوٰة و اتیتم الزکوٰة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عکل کے بنی زہیر بن اقیش کے لئے اگر تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دو گے اور نماز پڑھو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اور مشرکوں سے

---

[1] المنتقی لابن جارود ص ۳۰۷، جمع الفوائد ج ۲ ص ۲۸

وفارقتم المشركين واعطيتم من المغانم الخمس وسهم النبي صلى الله عليه وسلم والصفي او قال وصفيه فانتم آمنون بامان الله ورسوله [1]

ترک تعلق کر لو گے اور مال غنیمت میں سے خمس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ دو گے تو اللہ و رسول کی طرف سے امن و امان میں رہو گے۔

عداء بن خالد کے نام تحریر

عداء بن خالد بن ہوذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو پانی کا ایک چشمہ جاگیر میں دے کر اس کی ملکیت و تولیت کے بارے میں تحریری ثبوت دیا۔ جس کو وہ بحفاظت رکھتے تھے اور ادھر سے گذرنے والوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔ عبد المجید بن ابو یزید وہب کا بیان ہے کہ میں اور حجر بن ابو نصر مکہ مکرمہ کے ارادہ سے نکلے۔ راستہ میں رُخیخ نامی ایک چشمہ پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو دیکھنے والے بزرگ ہیں۔ ہم نے جا کر ان سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور آپ کی تحریر دکھائی۔

ابن سعد نے لکھا ہے:۔

فقال نعم! وكتب لي بهذا الماء قال: فاخرج جلدة فيها كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے یہ کہہ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چشمہ کے متعلق یہ لکھا ہے ایک کھال نکالی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر تھی۔

عباس سلمی کے نام تحریر

عباس سلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام دثنیہ میں ایک کنواں جاگیر میں طلب کیا آپ نے ان کی خواہش پوری کر کے ایک تحریر دے دی جو ان کے پوتے نائل بن مطرف کے پاس محفوظ تھی۔ وہ مقام دثنیہ میں قیام پذیر اور وہاں کے باشندوں کے امیر تھے۔ ابو الازہر نے اس تحریر کی زیارت کی تھی۔ ان کا بیان ہے:۔

فاخرج الي حقة فيها كراع من ادم احمر فكان فيه ما اقطعه [2]

نائل بن مطرف نے ہمارے سامنے ایک ڈبہ نکالا جس میں سرخ چمڑے پر اس جاگیر کے بارے میں تحریر تھی۔

بنی شیبان کے ایک شخص کے نام تحریر

قبیلہ بنی شیبان کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے حیرہ کے حاکم بقیلہ کی صاحب زادی کے بارے میں ایک تحریر عنایت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا

---

[1] کتاب الاموال ص ۱۱-۱۲　　[2] طبقات ابن سعد ص ۵۲

کہ کیا تم کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حیرہ پر فتح دے گا؟ اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، حیرہ کو ہم فتح کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے سرخ چمڑے پر ایک تحریر دے دی جس کو اس شیبانی صحابیؓ نے بحفاظت اپنے پاس رکھا۔ اور جب عہد صدیقی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی شامی فتوحات کے سلسلہ میں اہل حیرہ سے صلح ہوئی جس میں وہ شیبانی صحابی بھی شریک تھے تو انہوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو وہ تحریر دکھائی اور حاکم حیرہ بقیلہ کی صاحبزادی ان کو مل گئی۔ کتاب الاموال میں ہے:

فجاء الشیبانی بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خالد بن ولید فلما اخذہ قبلہ ثم قال دونکہا الجزلہ	وہ شیبانی خالد بن ولید کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب لائے خالد بن ولید نے اس کو لے کر بوسہ دیا اور کہا تم بقیلہ کی بیٹی کو لے لو۔

ہلال بن حارث مزنی کے نام مکتوب ہلال بن حارثؓ مزنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطعۂ زمین جاگیر میں دے کر تحریر لکھ دی۔ بعد میں ان کی اولاد نے وہ زمین حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ فروخت کر دی۔ اس میں دو عدد دکانیں تھیں۔ ہلال بن حارث کی اولاد نے کہا کہ ہم نے زمین فروخت کی ہے۔ دکانیں فروخت نہیں کیں۔ اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ:

و جاء وا بکتاب القطعۃ التی قطعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابیہم فی جریدہ قال فجعل عمر یمسحہا علی عینیہ و قال لقیمہ انظرما استخرجت منہا وما انفقت علیہا فقاضہم بالنفقہ ورد علیہم الفضل ؎	ہلال بن حارث کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب لائی جو ان کے باپ کے نام ایک شاخ پر تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کو بار بار اپنی دونوں آنکھوں کو لگایا اور اپنے کارندے سے کہا کہ تم دیکھو اس جاگیر سے کتنی آمدنی ہوئی ہے۔ اور اس پر کتنا خرچ ہوا ہے خرچہ کا حساب کر کے فاضل آمدنی ان کو لوٹا دو۔

بسر بن سفیان خزاعی کے نام مکتوب بسر بن سفیان خزاعیؓ اپنے قبیلہ کے سردار تھے ۶ھ میں مسلمان ہوئے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر دی جو ان کے خاندان میں مدتوں محفوظ رہی۔ زکریا ابن ابوزائدہ کا بیان ہے کہ میں ابو اسحاق سبیعی کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جا رہا تھا۔ بنو خزاعہ

؎ کتاب الاموال ص ۱۸۲ ؎ ایضاً ص ۳۳۸

کا ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ ہو گیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مکتوب ہمارے سامنے پیش کیا جو بنو خزاعہ کے نام تھا۔ اس کی ابتدا یوں تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
من محمد رسول اللہ الی بدیل بن	محمد رسول اللہ کی طرف سے بدیل بن ورقا اور
ورقا و بسر و سروات بنی عمرو [1]	بسر اور بنی عمرو کے سرداروں کے نام

دومۃ الجندل کے باشندوں کے نام مکتوب

دومۃ الجندل کے باشندوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستاویز عنایت فرمائی تھی۔ جو تیسری صدی تک ان کے پاس محفوظ تھی۔ ابو عبید قاسم ابن سلام متوفی ۲۲۴ھ نے اس کی زیارت کی تھی اور اسے اپنی کتاب الاموال میں حرف بحرف نقل کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ

قال ابو عبید: اما ھذا الکتاب	میں نے اس مکتوب کا اصل نسخہ پڑھا ہے۔
فانا قرأت نسخته و اتانی	دومۃ الجندل کا ایک بوڑھا آدمی میرے پاس
به شیخ هناك مكتوبا فى قضيم	اس کو لایا تھا۔ سفید چمڑے پر لکھا ہوا تھا
صحيفة بيضاء فنسخته حرفا	اور میں نے اس کو حرف بحرف نقل کر لیا اس میں
بحرف، فاذا فیه الخ [2]	تھا کہ الخ

ایلہ، اذرح اور مقنا والوں کے نام ایک تحریر

۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے علاقے ایلہ، اذرح، مقنا، اور جرباء کی طرف توجہ فرمائی۔ اور ان کے باشندوں سے صلح کر کے تحریر دے دی۔ اہل مقنا کی یہ تحریر تیسری صدی میں ابو الحسن بلاذری متوفی ۲۷۹ھ کے ایک معاصر عالم نے دیکھی تھی۔ اور ان کی روایت سے بلاذری نے فتوح البلدان میں نقل کی۔ ان کا بیان ہے:۔

واخبرنی بعض اهل مصر انه	مصر کے بعض اہل علم نے مجھے بتایا کہ انہوں نے
رأى كتابهم بعينه فى جلد احمر	اہل مقنا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
دارس الخط، فنسخه و املى	وسلم کی اصل تحریر دیکھی ہے جو سرخ چمڑے پر
علیّ، نسخته بسم اللہ الرحمن	تھی۔ اس کا خط مٹا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کو
الرحیم من محمد رسول اللہ	نقل کر لیا اور مجھے دکھایا جو اس طرح ہے۔
الی ابن حبيبة، واهل مقنا [3]	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف

---

[1] تاریخ کبیر ج ۱ ص ۱/۲۷۶، اصابہ ج ۱ ص ۵۹ [2] کتاب الاموال ص ۱۹۴ [3] فتوح البلدان ص ۷۱

اہلِ نجران کے نام مکتوب

نجران کے عیسائی وفد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلح نامہ عنایت فرمایا تھا۔ یہ ان کے پاس مدتوں محفوظ رہا۔ اور وہ بار بار اس سے کام لیتے تھے۔ حسن بن صالح متوفی ۱۶۹ھ نے اس کو بچشم خود دیکھا تھا اور ان کی روایت سے ان کے شاگرد کتاب الخراج کے مصنف یحییٰ بن آدم قرشی متوفی ۲۰۳ھ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ بلاذری نے لکھا ہے:

یحییٰ بن آدم قال اخذت نسخته کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل نجران من کتاب رجل عن الحسن بن صالح رحمہ اللہ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما کتب النبی رسول اللہ محمد للنجران الخ	یحییٰ بن آدم نے کہا ہے کہ نجران والوں کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کا نسخہ میں نے ایک آدمی کی کتاب سے لیا ہے جس کو اس نے حسن بن صالح سے روایت کیا ہے۔ وہ اس طرح ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول کی یہ تحریر اہل نجران کے لئے ہے الخ
اس کے بعد خود یحییٰ بن آدم کا بیان نقل کیا ہے۔	
قال یحیی بن آدم: وقد رأیت کتاباً فی ایدی النجرانیین کانت نسخته: وفی اسفلہ وکتب علی بن ابی طالب ولا ادری ما اقول فیہ[1]	میں نے نجرانیوں کے ہاتھ میں ایک مکتوب دیکھا ہے جس کا نسخہ اسی نسخہ کے مشابہ تھا اور اس کے نیچے "کتب علی بن ابی طالب" لکھا تھا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس مکتوب کے بارے میں کیا کہوں۔

خلافت فاروقی میں اہل نجران نے شرائط صلح کی خلاف ورزی کرکے آپس میں سود کا لین دین شروع کر دیا۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کو نجران سے جلا وطن کر کے کوفہ کے قریب مقام نجرانیہ میں بھیج دیا۔ اور ایک تحریر دے دی حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی تحریریں لے کر ان کے پاس آئے۔ حضرت عثمانؓ نے امیر کوفہ ولید بن عقبہ بن ابو معیط کو لکھا کہ اہل نجران نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی تحریریں مجھے دکھائی ہیں۔ تم ان کے معاملات کی تحقیق کرو۔

حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں نجرانیوں نے حضرت عمرؓ کے حکم کے خلاف ان سے ایک تحریر چاہی تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ معاملہ فہم تھے میں ان کے خلاف نہیں کرنا چاہتا۔[2]

قاضی ابو یوسفؒ نے بھی کتاب الخراج میں یہ واقعات بیان کئے ہیں اور لکھا ہے:۔

---

[1] فتوح البلدان ص ۷۶ [2] ایضاً ص ۷۸

وانی اسقف نجران علیاً رضی اللہ عنہ ومعہ کتاب فی ادیم احمر[1]

حضرت علیؓ کے پاس نجران کا راہب سرخ چمڑے پر ایک مکتوب لے کر آیا۔

اور حضرت علیؓ نے اہلِ نجران سے فرمایا:

انکم اتیتمونی بکتاب من نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ شرط علی انفسکم[2]

تم لوگ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب لے کر آئے ہو جس میں تم پر شرط عائد کی گئی ہے۔

معاذ بن جبل کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو انہیں ایک تحریر دی جس میں عشر کے بارے میں تفصیل درج تھی۔ یہ تحریر مشہور تابعی و فقیہہ موسیٰ بن طلحہ قرشی مدنی نزیل کوفہ متوفی ۱۰۳ھ کے پاس محفوظ تھی۔ قاضی ابویوسف کا بیان ہے کہ موسیٰ بن طلحہؓ صرف گندم، جو، انگور اور کشمش میں عشر کے قائل تھے ان کا کہنا تھا کہ

قال عندنا کتاب کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ، او قال نسخۃ، او وجدت نسخۃ ھکذا[3]

ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ہے کہ آپ نے حضرت معاذؓ کے لئے لکھا تھا، یا یہ کہا کہ اس نسخہ میں مَیں نے ایسا ہی پایا ہے۔

بلاذری نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

قال قرأت کتاب معاذ بن جبل حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فکان فیہ الخ[4]

موسیٰ بن طلحہؓ نے کہا ہے کہ میں نے معاذ بن جبلؓ کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب پڑھا ہے جس کو آپ نے ان کو یمن بھیجنے کے وقت لکھا تھا۔

اہلِ طائف کے نام تحریر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ طائف کو جو تحریر دی تھی وہ آٹھویں صدی تک وہاں محفوظ تھی۔ حتیٰ کہ ۷۱۳ھ میں امیر مکہ قتادہ بن ادریس نے طائف پر حملہ کیا اور اس کی فوجوں کی لوٹ مار میں یہ تحریر ضائع ہو گئی۔ تقی الدین فاسی مکی نے لکھا ہے:-

ان فی ھذہ الوقعۃ فقد

جب قتادہ کی فوجوں نے شہر میں لوٹ مچائی تو

---

[1] فتوح البلدان ص ۷۸، [2] کتاب الخراج ص ۸۷ [3] ایضاً ص ۶۴ [4] فتوح البلدان ص ۸۳

كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف لما نهب جيش قتادة البلاد

اس حادثہ میں اہل طائف کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گم ہو گیا۔

نیز تمیم بن حمدان ثقفی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فقد الكتاب في جملة ما فقدناه- وهو كان عند أبي لكونه شيخ قبيلته[1]

دیگر چیزوں کے ساتھ یہ مکتوب بھی ضائع ہو گیا میرے والد اپنے قبیلۂ ثقیف کے سردار تھے یہ مکتوب انہی کے پاس تھا۔

تمیم داری کے نام تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری اور ان کے بھائی نعیم بن اوس داری کو ملک شام میں جبری اور بیت عینون کی بستی کی جاگیر عطا فرمائی۔ اور ان کو اس کے بارے میں ایک تحریر دے دی۔ جس کو انہوں نے محفوظ رکھا۔ جب عہد فاروقی میں ملک شام فتح ہوا تو تمیم داری وہ تحریر لے کر حضرت عمر رض کے پاس آئے۔ آپ نے اس کی تصدیق کر کے وہ جاگیر دے دی۔

ابو عبید قاسم بن سلام کا بیان ہے:

فلما استخلف عمر اظهر على الشام- جاء تميم داري بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم، فقال عمر انا شاهد ذالك فاعطاها اياه[2]

جب حضرت عمر رض اپنے دور خلافت میں ملک شام پر قابض ہوئے تو تمیم داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر لے کر آئے۔ حضرت عمر رض نے اس کو دیکھ کر کہا کہ ہاں میں اس کا گواہ ہوں اور وہ جاگیر ان کو دے دی۔

خلیفہ ہشام بن عبدالملک اس علاقہ سے بہت احترام و احتیاط کے ساتھ گذرتا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ جاگیر سے گذرتے ہوئے ڈر رہا ہوں۔

ابن درید نے کتاب الاشتقاق میں تمیم داری کی جاگیر اور مکتوب نبوی کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے حاشیہ میں ابن شحنہ کے پوتے محمد بن عمر کا بیان درج ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں تمیم داری کی اولاد میں یہ منشور نبوی موجود تھا جس میں حبری اور بیت عینون کی جاگیر کا عطیہ درج ہے۔ اس کو مقامی لوگ "انطار" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی ابتدا هذا ما اعطى محمد بن عبد الله الخ سے ہے۔ یہ مکتوب ہرن کی کھال میں بخط کوفی حضرت علی رض کے ہاتھ کا ہے۔ اس خاندان میں ایک عالم تقی الدین بہت صاحب علم و ادب اور بڑی سمجھ بوجھ کے تھے۔ سلطان مراد کے دور سلطنت

---

[1] العقد الثمين في تاريخ البلد الامين ج ۱ص ۴۴ [2] كتاب الاموال ص ۲۸۴

یں ان کو سلطانی دربار میں باریابی ہوئی تو انہوں نے یہ مکتوب نبویؐ شاہی خزانہ کو ہدیہ کر دیا۔ اور اس کے بدلہ مصر میں عہدۂ قضا پایا۔ اسی دوران شیخ تقی الدین حلب سے گذرتے ہوئے میرے والد سے ملے تو انہوں نے کہا کو تم نے بڑی غلطی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کو جہنم کے ایک ٹکڑے کے عوض فروخت کر دیا ہے[1]

ایک جعلی تحریر یہودیوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار وں تحریروں کے سلسلہ میں یہ حکایت دلچسپ ہے کہ پانچویں صدی میں بغداد کے وزیر ابوالقاسم بن مسلمہ کو ایک یہودی نے ایک قدیم تحریر دی۔ اور دعوٰی کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر ہے۔ جس میں اہل خیبر سے جزیہ ساقط کیا گیا ہے۔ وزیر موصوف نے یہ تحریر تحقیق کے لئے امام ابوبکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ ھ کو دکھائی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تحریر سراسر جعلی اور جھوٹی ہے۔ اس میں معاویہ بن ابوسفیانؓ کی شہادت ہے جو غزوۂ خیبر کے بہت بعد فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے۔ اسی طرح اس میں سعد بن معاذؓ کی شہادت ہے۔ حالاں کہ ان کی وفات اس سے پہلے غزوۂ خندق کے موقع پر ہوئی۔[2]

وفود عرب کی تحریریں سیر و مغازی کی ابتدائی تحریری ماخذوں میں عہد نبویؐ کی وہ تحریریں بھی بڑی اہم اور مستند ہیں جو عرب کے مختلف قبائل اور دور دراز مقامات سے خدمت نبویؐ میں آنے والے وفود کے پاس محفوظ تھیں۔ اور جب اس فن کی تدوین کا دور آیا تو ان سے کام لیا گیا۔ ابن سعد نے ستر سے زائد وفود کا تذکرہ کیا ہے جو اپنے قبائل کے نمائندے اور ترجمان کی حیثیت سے خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ ان کے ارکان کی تعداد بعض اوقات چار سو یا اس سے زائد ہوتی تھی۔ قبائل اپنے وفود کی روانگی کے لئے بڑا اہتمام کرتے تھے اس کے لئے شیوخ و سردار، اعیان و اشراف، شعراء و خطباء اور باشعور افراد کا انتخاب ہوتا تھا۔ ان سب کے نام لکھے جاتے تھے اور ارکان وفد اپنے روایتی اور قبائلی لباس و ہیئت میں سج دھج کر مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے تھے۔ یہاں ان کی حیثیت کے مطابق قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اور ان کا احترام و اجلال کیا جاتا تھا۔ وہ کچھ دن خدمت نبویؐ میں رہ کر قرآن اور ضروریات دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ واپسی پر عربی روایات کے مطابق ارکان وفد کو گراں قدر عطیات سے نوازا جاتا تھا اور بنیادی امور کے لئے تحریر دی جاتی تھی۔

واپسی کے بعد قبائل اپنے وفد کی پوری تفصیل لکھتے تھے جس میں ارکان وفد کے نام اور خدمت نبویؐ میں حاضری وغیرہ کا تذکرہ ہوتا تھا۔ ایسی تحریریں روئدادوں اور یادداشتوں کو یادگار کے طور پر محفوظ رکھا جاتا تھا۔ دو ایک مثالیں ملاحظہ ہوں :

---

[1] کتاب الاشتقاق اور اس کا حاشیہ ص ۳۷۷ [2] المنتظم ج ۸ ص ۲۶۵

وفد بنی سلامان کی تحریر

شوال ۱۰ھ میں قبیلہ بنی سلامان بن سعد کا ایک وفد سات افراد پر مشتمل خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوا۔ رملہ بنت حارث کے مکان میں اس کے قیام کا انتظام کیا گیا۔ ارکان وفد میں حبیب بن عمرو سلامانی بھی تھے۔ ان کی زبانی اس وفد کی پوری تفصیل تحریری شکل میں محفوظ تھی۔ محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابو حثمہ کا بیان ہے:۔

وجدت في كتب ابي ان حبيب بن عمرو السلاماني كان يحدث قال: قدمنا وفد سلامان على رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن سبعة فصادفنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خارجاً من المسجد الى جنازة دعي اليها، فقلنا السلام عليك يا رسول الله: فقال وعليكم، من انتم؟ قلنا نحن من سلامان قدمنا لنبايعك على الاسلام ونحن على من وراءنا من قومنا فالتفت الى ثوبان غلامه فقال: انزل هؤلاء الوفد حيث ينزل الوفد فلما صلى الظهر جلس بين المنبر وبيته فتقدمنا اليه فسألناه عن امر الصلواة، وشرائع الاسلام وعن الرقى والسهنا و اعطى كل رجل منا خمس اوراق، ورجعنا الى بلادنا وذالك في شوال سنة عشر[1]

میں نے اپنے والد کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا پایا کہ حبیب بن عمرو سلامانی بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد سلامان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ ہم سات نفر تھے۔ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل کر ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے ہیں۔ جس میں آپ کو بلایا گیا تھا ہم نے کہا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ! آپ نے سلام کا جواب دے کر دریافت فرمایا کہ تم لوگ کون ہو؟ ہم نے بتایا کہ ہم لوگ قبیلہ سلامان سے ہیں، آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ سے اسلام میں بیعت کریں۔ ہم اپنے قبیلہ کی طرف سے ذمہ دار بن کر آئے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے غلام ثوبانؓ سے فرمایا کہ جہاں وفود اترتے ہیں وہیں اس وفد کو اتارو۔ اور آپ ظہر کی نماز پڑھ کے منبر اور اپنے مکان کے درمیان بیٹھے تو ہم نے آگے بڑھ کر نماز اور اسلامی احکام اور منتر کے بارے میں سوالات کئے۔ اور اسلام قبول کر لیا آپ نے ہم میں سے ہر شخص کو پانچ پانچ اوقیہ سونا عطا فرمایا اور ہم اپنے وطن واپس ہو گئے یہ واقعہ شوال ۱۰ھ کا ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۳۳۲

وفد بنی عذرہ کی تحریر | صفر ۹ ھ میں قبیلہ عذرہ کا ایک وفد جو ۱۲، افراد پر مشتمل تھا خدمت نبویؐ میں آیا جس کی تفصیل قبیلہ عذرہ کے یہاں کتابی شکل میں موجود تھی۔ ابو عمرو بن حریث عذری نے اپنے قبیلہ میں یہ کتاب دیکھی تھی ان کے والد نے اسے محفوظ رکھا ان کا بیان ہے۔

وجدت فی کتاب آبائی: قالوا: قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صفر سنۃ تسع وفدنا اثنا عشر رجلا فیھم حمزۃ بن النعمان العذری وسلیم وسعد ابناء مالک ومالک بن ابی ریاح فنزلوا دار رملۃ بنت الحارث النجاریۃ. ثم جاء وا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا السلام اھل الجاھلیۃ وقالوا: نحن اخوۃ قصی لامہ، ونحن الذین ازاحوا خزاعۃ وبنی بکر عن مکۃ، ولنا قرابات وارحام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بکم واھلا، ما اعرفنی بکم، ما منعکم من تحیۃ السلام، قالوا قدمنا مرتادین لقومنا وسالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء من امر دینھم فاجابھم فیھا واسلموا واقاموا ایاما ثم انصرفوا الی اھلیھم فامر لھم بجوائز کما کان یجیز الوفد وکسا احدھم بردا۔ ؎

میں نے خاندانی کتاب میں دیکھا ہے کہ ارکان وفد نے بیان کیا ہے کہ صفر ۹ ھ میں بارہ افراد پر مشتمل ہمارا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ان میں حمزہ بن نعمان عذری اور سلیم بن مالک اور سعد بن مالک اور مالک بن ابو ریاح بھی تھے یہ لوگ رملہ بنت حارث نجاریہ کے مکان میں اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جاہلیت کے طریقہ پر سلام کیا اور کہا کہ ہم لوگ قصیؔ کے اخیافی بھائی ہیں ہم نے خزاعہ اور بنو بکر کو مکہ سے نکالا ہے اور آپ سے ہماری قرابتیں اور خاندانی تعلقات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا کہہ کر ان کا استقبال کیا اور فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت اچھے انداز میں اپنا تعارف کرایا ہے، تم لوگوں نے اسلام کا سلام کیوں نہیں کیا؟ ارکان وفد نے کہا کہ ہم اپنی قوم کے نمائندے بنکر آئے ہیں، پھر انہوں نے رسول اللہؐ سے اپنے دین کے بارے میں سوالات کئے اور آپ نے ان کے جوابات دئے اس کے بعد وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور چند دن قیام کر کے وطن واپس ہونے لگے تو رسول اللہؐ نے حسب عادت ان کو عطیات سے نوازا اور ان میں سے ایک شخص کو چادر عنایت فرمائی۔

؎ طبقات ابن سعد ج ا ص ۳۳۱

وثائق نبویہ کا پورا ذخیرہ احادیث اور سیر و مغازی کی کتابوں میں محفوظ ہے یہاں چند ایسے خطوط و رسائل اور مکاتیب کا ذکر کیا گیا ہے جو بطور یادگار کئی صدیوں تک محفوظ رہے تحقیق و تلاش کے بعد اس قسم کی عہد نبویؐ کی مزید یادگار تحریریں جمع کی جا سکتی ہیں۔